جنرل پرویز مشرف اور "غیر مہذب پارلیمنٹ"

صدر جنرل پرویز مشرف نے ۲۱ راپریل کو لاہور میں علامہ اقبال کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"غیر مہذب پارلیمنٹ سے خطاب کرنا پسند نہیں' اپنے ملک کی سبکی نہیں کرانا چاہتا۔ مذہبی ٹھیکیداروں نے اسلام کو محدود کر دیا ہے۔ اسمبلیاں نہیں ٹوٹیں گے' مدت پوری کریں گی۔ ایل ایف او آئین کا حصہ بن گیا ہے' اپوزیشن کو تسلیم کرنا پڑے گا۔" ("خبریں" ۲۲ راپریل ۲۰۰۳ء)

صدر مملکت کے "خطبۂ لاہور" کے درج ذیل جملے اُن کی شخصیت، خیالات اور کیفیات کی مکمل عکاسی اور ترجمانی کر رہے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ پاکستان میں ہر آمر حکمران نے اپنے اقتدار کے زوال کے آغاز پر ایسے ہی روشن روشن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے جس پارلیمنٹ کو غیر مہذب قرار دیا ہے' یہ خود اُن کی اپنی بنائی ہوئی ہے۔ جناب جنرل پرویز نے اقتدار پر قبضہ کیا تھا تو اس وقت بھی پارلیمنٹ کو غیر مہذب قرار دے کر اپنے ایک ہی حکم سے اسے تحلیل کر دیا تھا اور عوامی حکمرانوں کو معزول کر دیا تھا۔

پھر انہی "غیر مہذب" سابق ارکان میں سے بعض کو "مہذب" بنایا گیا اور انتخابات کرا کر پارلیمنٹ تشکیل دے دی۔ اب اسے پھر "غیر مہذب" قرار دیا گیا ہے۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ تو یہی بتاتی ہے کہ کسی فوجی حکمران کو انتخابات اور پارلیمنٹ موافق نہیں آئی۔ ایوب خان سے لے کر ضیاء الحق تک' جس جس نے بھی انتخابات کرائے' وہ اپنے منطقی انجام کو پہنچا۔ تنقید، اختلاف، احتجاج، واک آؤٹ، مطالبے، جلسے، جلوس اور بیانات یہ سب اُسی جمہوریت کا حصہ ہے جسے جناب جنرل نے پہلے ختم کیا اور پھر بحال کیا۔ معلوم نہیں وہ اب اس جمہوریت کے ساتھ کیا کرنے والے ہیں۔ جہاں تک "ملک کی سبکی" ہونے کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ صدرِ مملکت اس "سبکی" کو صرف پارلیمنٹ میں اپنے خطاب تک محدود نہ کریں' ان کے "وجودِ مسعود" سے پاکستان کی جتنی سبکی ہوئی ہے' اس سے پہلے کسی کے وجود سے اتنی نہ ہوئی تھی۔ خصوصاً امریکہ نوازی میں افغانستان کی تباہی و بربادی کے لیے ملک کو فرنٹ لائن سٹیٹ بنانا، "سب سے پہلے پاکستان" کا نعرہ لگا کر وطن عزیز کی نظریاتی اساس کو منہدم کرنا، لادین اور سیکولر قوتوں کو شہہ دے کر دینی قوتوں کو دبانا اور اُن پر مظالم ڈھانا سبکی نہیں تو اور کیا ہے۔

صدر مملکت اس وقت چومکھی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ وہ بیک وقت سیاسی اور دینی قوتوں سے پنجہ آزمائی کر رہے ہیں۔ "غیر مہذب پارلیمنٹ" میں سیاسی جماعتیں بھی ہیں اور دینی جماعتیں بھی۔ خود اُن کی اپنی سیاسی پارٹی موجود ہے۔ جنابِ